ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

OPEN ACCESS
CC BY NC

صبا بشیر
پی ایچ ڈی اسکالر (اردو) یونیورسٹی آف سرگودھا
ڈاکٹر غلام عباس گوندل
ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ ہیومینٹیز یونیورسٹی آف سرگودھا

پریم چند شناسی میں "زمانہ" کے پریم چند نمبر کا کردار

Saba Bashir*
Ph.D Scholar University of Sargodha.
Dr Ghulam Abbas Gondal
Dean Faculty of Arts and Humanities, University of Sargodha.

***Corresponding Author:** sabasahar42@gmail.com

Role of "Zamana" Premchand Number In Prem Chand Shanasi

Prem chand was a renowned Urdu novelist and short story writer. He portrait social as well as political aspect of his era in his creations. Class discrimination was very high in his era. He became the voice of oppressed class .In this way he set a good example of social realism. Therefore his creative work was acknowledged even his era. Many journals published articles of different critics about PREM CHAND SHANASI. "ZAMANA" also published a special PREM CHAND NUMBER. Through this article an attempt has been made to know about the role of ZAMANA PREM CHAND NUMBER in the field of PREM CHAND SHANASI

Key Words: *Prem chand , premchan shanasi, criticism , journals, Zamana.*

تنقید میں رسائل وجرائد کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ یہ رسائل وجرائد ہی ہیں جو تنقیدی افکار ونظریات کی ترسیل کے ساتھ ساتھ مختلف تخلیق کاروں کو ادبی دنیا سے روشناس کراتے ہیں۔ رسائل وجرائد میں ادب کے تخلیقی اور تنقیدی دونوں پہلوؤں کو خاص اہمیت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے ایک طرف تو قارئین تخلیقی

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

ادب سے روشناس ہوتے ہیں تو دوسری طرف ان ادبی تخلیقات کی تفہیم و تعبیر کی راہ بھی کھلتی نظر آتی ہے۔ رسائل وجرائد میں شائع ہونے والے تحقیقی و تنقیدی مضامین کسی بھی عہد کا تنقیدی مزاج بنانے کے ساتھ ساتھ مختلف تخلیق کاروں کے تخلیقی سرمائے سے بھی آگاہی دلاتے ہیں۔

اردو میں پریم چند شناسی کے ضمن میں بھی رسائل وجرائد کا کردار نمایاں ہے۔ پریم چند نے جس عہد میں قلم سے رشتہ جوڑا وہ عہد خاصا ہنگامہ خیز تھا۔ رسائل وجرائد کی تعداد اتنی زیادہ نہ تھی تاہم اس وقت کے معروف رسائل نے نہ صرف ان کی تخلیقات شائع کیں بلکہ ان کی زندگی میں ہی ان پر تنقیدی کام کا سلسلہ بھی انھی رسائل کے توسط سے ہی شروع ہو گیا۔ انھی رسائل میں "زمانہ" ایک ایسے ادبی جریدے کے طور پر سامنے آیا جس نے پریم چند کو ادبی دنیا میں متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ "زمانہ" کے مدیر دیا نرائن نگم تھے۔ اس ادبی رسالے کا شمارہ فروری ۱۹۳۸ء "پریم چند نمبر" کے نام سے شائع ہوا۔ کانپور سے شائع ہونے والے اس خاص نمبر میں پریم چند کے افکار و نظریات اور ان کے تخلیقی وژن کے حوالے سے جو مضامین شامل کیے گئے وہ اردو میں پریم چند شناسی کی ابتدائی خدمات میں اہمیت کے حامل قرار پاتے ہیں۔ اس خاص نمبر میں پریم چند کے حوالے سے متنوع موضوعات پر مشتمل مضامین، ضمائم، تصاویر اور ان کی تخلیقات کے اقتباسات شامل کیے گئے ہیں۔ پریم چند کی سوانح کے حوالے سے اس خاص نمبر کے شروع میں ضمائم دیے گئے ہیں۔ پہلا ضمیمہ "پریم چند کے خود نوشت حالات" پر مشتمل ہے۔ اس عنوان کے تحت پریم چند کی خود نوشت میں لکھے گئے ان کے حالات زندگی کی صحت کے حوالے سے خاصی بحث کی گئی ہے۔ ان ضمائم میں پریم چند کے حوالے سے تصحیح کی ذمہ داری مانک ٹالا نے ادا کی ہے۔ انھوں نے اس ضمیمے میں پریم چند کی خود نوشت میں پائی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ تحقیقی حوالے سے ان غلطیوں کی درستی کی طرف بھی قدم بڑھایا ہے۔ انھوں نے غلطی کی نشاندہی کرنے کے بعد "تصحیح" کے عنوان سے تفصیل دی ہے جس میں پریم چند کے حالات زندگی کو ان کے عہد کے حالات کے تناظر میں دیکھتے ہوئے پریم چند سے ہونے والی لغزشوں کو نمایاں کیا ہے اور درست معلومات قارئین تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اس کی ایک مثال یوں لی جا سکتی ہے کہ پریم چند نے اپنی خود نوشت میں اپنی تخلیقی زندگی کے آغاز کا زمانہ ۱۹۰۱ء بیان کیا ہے، جب کہ مانک ٹالا نے ضمیمے میں اسے غلط قرار دیتے ہوئے اس کی تصحیح یوں کی ہے:

> "ویسے تو ۱۹۰۱ء سے بہت پہلے ہی پریم چند کے دل میں تخلیقی قوتوں نے سر ابھارنا شروع کر دیا تھا۔ اسکول کے زمانے میں ہی سرشار، مولانا شرر اور دیگر ادیبوں کی کہانیاں اور ناول

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

ماخذ تحقیقی مجلہ

پڑھتے پڑھتے ان کے دل میں بھی کچھ لکھنے کی تمنا انگڑائی لینے لگی تھی۔کوئی اندرونی طاقت انھیں قلم پکڑنے پر مجبور کرتی ....وہ لکھتے پھاڑتے ، لکھتے پھاڑتے اور تلملا کر رہ جاتے ....جادہ نہ منزل نہ رہبر....اپنی اس چھٹپٹاہٹ کے نکاس کا انھیں ایک مرتبہ ایک موقع نصیب ہوا تھا لیکن وہ بھی اسکول کے زمانے میں بیسویں صدی کی ابتدا سے چند برس پہلے ....پریم چند کی پہلی تحریر بنارس کے ہفت روزہ اخبار "آوازہ خلق" میں "آلیور کرام ویل" کے نام سے یکم مئی ۱۹۰۳ء سے ستمبر ۱۹۰۳ء تک قسط وار شائع ہوئی اوراس کے بعد انھوں نے باقاعدہ لکھنا شروع کر دیا۔"(۱)

تخلیقی زندگی کے آغاز کے بعد انتقادِ پریم چند کے حوالے سے ایک اہم موضوع یہ سامنے آتا ہے کہ پریم چند کی پہلی باقاعدہ تخلیق کون سی ہے۔اس ضمن میں پریم چند کا اپنا بیان ہی ناقدین نے زیادہ تر دلیل بنایا ہے جس کے مطابق ان کی پہلی تخلیق "دنیا کا سب سے انمول رتن" تھی جو ۱۹۰۷ء میں "زمانہ" میں شائع ہوئی تھی(۲)۔مانک ٹالا نے اس کو بھی باطل قرار دیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ پریم چند کی پہلی تخلیق "دنیا کا سب سے انمول رتن" نہیں تھی بلکہ ان کی پہلی کہانی کا نام "عشق دنیا اور حب وطن" تھا۔یہ کہانی "زمانہ" میں اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی تھی جب کہ "دنیا کا سب سے انمول رتن" اور دیگر تین کہانیاں پہلی بار ان کے مجموعے "سوزِ وطن" میں جولائی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئیں(۳)۔یوں اس ضمیمے میں انھوں نے پریم چند کے مختلف بیانات اور ان کی تخلیقی زندگی کے حوالے سے بہت سے سوالات کو حقیقت کی نظر سے پرکھتے ہوئے ان کی تصحیح کرنے کی کوشش کی ہے۔

"زمانہ" کے پریم چند نمبر میں دوسرا ضمیمہ "پریم چند کے حالات زندگی از منشی دیانرائن نگم" کے عنوان سے ہے۔اس ضمیمے میں مانک ٹالا نے مدیر زمانہ منشی دیانرائن نگم کے لکھے ہوئے پریم چند کے حالات زندگی میں پائی جانے والی تحقیقی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ان کی تصحیح کی ہے۔منشی دیانرائن نے یہ حالات زندگی زمانہ کے پریم چند نمبر کی پہلی اشاعت میں شامل کیے تھے۔مانک ٹالا اس کی دوسری اشاعت میں ان ضمائم کے ذریعے تصحیح کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔اس ضمیمے میں جو اہم تحقیقی بحث مانک ٹالا سامنے لائے ہیں وہ پریم چند کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے ہے۔منشی دیانرائن نگم نے پریم چند کی تاریخ پیدائش ۱۸۸۱ء لکھی ہے(۴)۔مانک ٹالا اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ان کے مطابق:

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29
ماخذ تحقیقی مجلہ

"دھنپت رائے / نواب رائے / پریم چند ۳۱ جولائی ۱۸۸۱ء، (مطابق ساون بدی ۱۰ بکرمی سمیت ۱۹۳۷) کے روز کائستھ، سری واستو گھرانے کے ایک معمولی سے ڈاک منشی عجائب لال کے گھر بنارس سے چار یا پانچ میل کے فاصلے پر ایک غیر معروف گاؤں لہی میں پیدا ہوئے تھے۔"(۵)

مانک ٹالا نے تاریخ پیدائش کے علاوہ اس ضمیمہ میں پریم چند کے حالات زندگی کی تصحیح کرتے ہوئے ان کی خانگی زندگی، پیشہ ورانہ زندگی، مختلف رسائل سے پریم چند کی وابستگی وغیرہ کے حوالے سے بھی تحقیقی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کی تصحیح کی ہے۔ پریم چند کے حالات زندگی سے آگاہی حاصل کرنے کے حوالے سے یہ ضمیمہ خاص اہمیت کا حامل قرار پاتا ہے۔

"زمانہ" کے اس خاص نمبر میں تیسرا ضمیمہ "زمانہ اور پریم چند" کے عنوان سے ہے۔ یہ ضمیمہ پریم چند کی تخلیقی زندگی کی تفہیم و تعبیر کے حوالے سے اہم قرار پاتا ہے۔ زمانہ اور پریم چند کا تعلق خاصا گہرا تھا۔ زمانہ ہی وہ رسالہ تھا جس نے پریم چند کو ادبی دنیا میں متعارف کرایا اور ان کی تخلیقی نشو و نما میں کردار ادا کیا۔ اس ضمیمے میں مانک ٹالا نے پریم چند کی تخلیقی زندگی کے حوالے سے زمانہ کی پہلی اشاعت میں پائی جانے والی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ان کی تصحیح کی گئی ہے۔ چوتھے ضمیمے میں پریم چند کی تصانیف کی اشاعت کے حوالے سے خاصی تحقیقی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ پریم چند کی تخلیقی زندگی اور ان کی کتب کی اشاعت کے حوالے سے درست معلومات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے یہ دونوں ضمائم خاصے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

"زمانہ" کے پریم چند نمبر کو مدیر نے مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ " پریم چند کے سوانحی خاکہ " کے عنوان سے ہے۔ اس حصے میں پریم چند کے احباب، رشتہ داروں، ان کے رفقائے کار، شاگردوں اور دیگر ان لوگوں کے یادداشتوں پر مبنی مضامین شامل ہیں جن کا کسی نہ کسی حوالے سے پریم چند سے تعلق رہا ہے۔ اس حصے میں شامل زیادہ تر مضامین پریم چند کے حالات زندگی اور ان کے شخصی اوصاف کو نمایاں کرتے ہیں۔ چند مضامین ایسے بھی ہیں جو پریم چند کی ادبی اور لسانی خدمات کا بھی احاطہ کرتے ہیں۔

"پریم چند اور مسز پریم چند" زمانہ کے اس خاص نمبر میں شائع ہونے والا ایک مضمون ہے جو پریم چند کی زوجہ کی تحریر ہے۔ یہ مضمون پریم چند کی تخلیقی اور ادبی زندگی کے بارے میں تو کوئی آگاہی نہیں دلاتا تاہم ان کی خانگی زندگی کے مختلف گوشوں خاص طور پر اپنی بیٹی اور بیوی سے ان کی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ پریم چند کی زندگی کے

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

آخری لمحات کو جذباتی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں مسز پریم چند ان کے شخصی اوصاف اور ازدواجی زندگی میں ان کی برداشت اور محبت کو یوں جذباتی انداز میں بیان کرتی ہیں:

> "وہ کتنے عظیم الشان، کیسے فرشتہ خصلت تھے اور میں ان پر کس طرح حکومت کرتی رہی کہ اس قدر قریب ہونے پر بھی میں ان کے اوصاف کی قدر نہ کر سکی۔ بلکہ سچ پوچھیے تو یہ کہنا درست ہو گا کہ میں ان کی عظمت کو بھی پوری طرح محسوس نہ کر سکی۔ مگر انھوں نے مجھے نباہ دیا، مجھے چاہا، پیار کیا اور بڑی خاطر داری کے ساتھ اپنے دل میں اونچے اونچے آسن پر بٹھایا۔ اس دن میں مجھے کتنا غرور تھا، میں ان کی ملکہ تھی۔" (۶)

"زمانہ" کے پریم چند نمبر میں ایک مضمون منشی پیارے لال شاکر میرٹھی کا لکھا ہوا ہے جس کا عنوان "منشی پریم چند کی یاد" ہے۔ یہ مضمون پریم چند کی وفات کے بعد ان سے اظہار عقیدت کی خاطر لکھا گیا۔ اگرچہ اس مضمون میں زیادہ تر یادداشتوں کا ہی ذکر ہے تاہم منشی پیارے لال نے پریم چند کے ادبی مقام و مرتبے کا بھی نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس مضمون میں پریم چند کی تخلیقی زندگی کے ابتدائی دور کے بارے میں مفید معلومات ملتی ہیں۔ پریم چند نے زندگی میں ادب کی متنوع اصناف میں طبع آزمائی کی اور نام کمایا۔ شروع میں انھوں نے افسانوں اور ناولوں کے ساتھ ساتھ کچھ مضامین بھی تحریر کیے۔ زمانہ کے ساتھ ان کی قلبی وابستگی تھی۔ اس وابستگی اور ان کی تخلیقی زندگی کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے منشی پیارے لال اس مضمون میں لکھتے ہیں:

> "اس زمانہ میں منشی پریم چند نواب رائے کے نام سے لکھتے تھے، اور صرف زمانہ کے لیے لکھتے تھے۔ مضمون نویسی کا انھیں کچھ زیادہ شوق نہ تھا۔ لیکن چوں کہ منشی دیا نرائن نگم سے ان کے خاص تعلقات تھے، اس لیے جو کچھ لکھتے وہ زمانہ کے لیے ہوتا تھا۔ پہلے پہل میں نے ان کے مضامین زمانہ ہی دیکھے تھے اور میں ان کے زورِ قلم اور بالغ نظری کا قائل ہو گیا تھا۔" (۷)

یادداشتوں پر مبنی اس مضمون میں پریم چند کی سماجی اور تخلیقی زندگی کا اجمالی نقشہ کھینچا گیا ہے۔

"منشی پریم چند ایک ہم سبق کی نگاہ میں" اس خاص نمبر میں شائع ہونے والا ایک اور مضمون ہے۔ یہ منشی پریم چند کے ہم جماعت بابو لال کرشن کی تحریر ہے۔ اس مضمون میں بابو لال کرشن نے پریم چند کے ساتھ گزرے اپنے شب و روز کی یادداشتوں کو بیان کیا ہے۔ پریم چند کی ادبی زندگی کے حوالے سے اس مضمون میں ماسوائے ان

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

کے ادبی نام کے بارے چند معلومات کے اور کچھ نہیں ہے تاہم ان کی طالب علمانہ زندگی اور پیشہ ورانہ زندگی کے مختلف گوشوں سے آگاہی کے حوالے سے یہ مضمون اہم ہے۔ اس مضمون کے مصنف نے چوں کہ پریم چند کے ساتھ زندگی کا ایک عرصہ گزارا تھا اس لیے چشم دید واقعات اور حالات کے تذکرے سے اس مضمون کی تحقیقی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس مضمون میں مضمون نگار نے ایک خاکہ نگار کا سا انداز اپنایا ہے اور پریم چند کے شخصی اوصاف کو نمایاں کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے حلیے پر بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ پریم چند کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "بابو دھنپت رائے پستہ قامت دبلے پتلے آدمی تھے مگر مضبوط پنجہ کھولنے پر انگلیوں کو موڑنا معمولی انسان کے لیے آسان نہ تھا۔ ان کی وضع قطع سادہ تھی۔ اچکن پائجامہ یا کھلے گلے کا لمبا کوٹ پہنتے تھے۔ ممکن ہے کبھی پتلون بھی استعمال کرتے ہوں لیکن یاد نہیں پڑتا۔ اس زمانے میں غیر ملکی فیشن کا بھوت لوگوں کے سر پر اتنا سوار نہ تھا۔ سر پر ہندوستانی ٹوپی یا صافہ ہوا کرتا تھا۔ جس طرح مرحوم کی وضع قطع سادہ تھی، آپ کی عادتیں اور اخلاق بھی سیدھا، سچا اور تصنع سے بالاتر تھا۔ خلوص آپ کا ہمیشہ سے شعار تھا۔"(۸)

اگلا مضمون منشی منظور الحق کلیم کا لکھا ہوا "منشی پریم چند مرحول ایک شاگرد کی نگاہ سے" بھی زیادہ تر استاد کے ساتھ عقیدت کا اظہار ہی ہے۔ اس مضمون میں بھی زیادہ تر یادداشتیں ہی ہیں۔ اسی طرح مرزا محمد عسکری، مولوی ابو عمر زکریا، مولوی محمد یحییٰ اور دیگر کئی افراد کے مضامین بھی زیادہ تر عقیدت کے اظہار اور یادداشتوں پر مبنی ہیں۔

پریم چند کی ادبی اور تخلیقی زندگی کے حوالے سے زمانہ میں جو مضامین شامل کیے گئے ہیں ان میں ایک مضمون "منشی پریم چند کی ادبی خدمات" کے عنوان سے حضرت جگر بریلوی کا لکھا ہوا ہے۔ اس مضمون میں انھوں نے پریم چند کی ادبی اور تخلیقی زندگی خاصی مہارت سے احاطہ کیا ہے۔ وہ پریم چند کے ادبی مقام و مرتبے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "قدرت کو منشی پریم چند کے ہاتھوں ادبی دنیا میں ایک مہم سر کرانا تھی، اس لیے جو جوہر ان کی طبیعت میں ودیعت تھے وہ نشو و نما سے کیوں محروم رہ سکتے تھے۔ تائید غیبی تھی کہ انھوں نے نہایت صبر و سکون کے ساتھ اس آزمائش کا مقابلہ کیا اور اپنی ہمت اور بلند حوصلگی سے زندگی کے دشوار گزار مرحلے طے کر ڈالے۔ ذوق ادب کو بھی فروغ دے کر اس عظیم

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29
ماخذ تحقیقی مجلہ

الشان مرتبہ پر پہنچا دیا جو معراج کمال کی آخری حد ہے اور وہ بلندی اور ناموری حاصل کی جو اردو دنیا کے کسی مصنف کو نصیب نہیں ہوئی۔" (۹)

پریم چند نے اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں تخلیقی جوہر دکھائے۔ ان کی بہت سی کتب ایسی ہیں جو انھوں نے خود ہی اردو سے ہندی میں ترجمہ کیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اردو کی نسبت ہندی سے ان کا لگاؤ زیادہ تھا اور اردو کی نسبت ہندی کو انھوں نے اپنے خیالات وافکار اور تخلیقی جوہر کے اظہار کا ذریعہ زیادہ بنایا ہے تاہم اردو سے ان کی محبت کسی طور کم نہ ہوئی تھی۔ جگر بریلوی ان کی اردو سے محبت کا ذکر بھی کھلے الفاظ میں کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں ہندی میں طبع آزمائی کرنے کے ساتھ ساتھ پریم چند اردو کے حقوق سے غافل نہ ہوئے تھے۔ مرتے دم تک وہ اردو کی خدمت میں مصروف رہے۔ اس زمانے میں اردو کو ہندی کا رقیب بنانے والوں کی تعداد بھی کم نہ تھی۔ پریم چند نے اس دور میں بھی اہم خدمت انجام دی اور اردو کے لیے جو خطرات پیدا ہو گئے تھے پریم چند نے ان کا بروقت ادراک کرتے ہوئے ان کے تدارک کے لیے اپنی بھرپور کوشش کی۔ (۱۰)۔ جہاں تک انگریزی زبان کا تعلق ہے تو جگر بریلوی اس بات کے قائل ہیں کہ پریم چند انگریزی پر بھی خاصی دسترس رکھتے تھے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ انگریزی کے ذریعے معاشی پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے امن وسکون کی زندگی گزار سکتے تھے لیکن انھوں نے ہندی سے محبت میں سب مفادات کو پس پشت ڈال دیا۔ (۱۱)۔ جگر بریلوی نے پریم چند کی ادبی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے عہد کے ہندوستان کی ادبی اور سماجی زندگی فضا کو خاص طور پر سامنے رکھا ہے جس کی وجہ سے پریم چند کے خیالات وافکار کے محرکات سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

"پریم چند اور ہندوستانی زبان" پروفیسر رام پرشاد کھوسلا کا لکھا ہوا مضمون ہے۔ یہ ایک مختصر تحریر ہے جس میں انھوں نے پریم چند کی ادبی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ہندوستانی زبان سے ان کے لگاؤ کو موضوع بحث بنایا ہے۔ ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ پریم چند نے ہندوستانی تہذیب وتمدن کو بیان کرنے کے لیے ہندوستانی زبان کو ذریعہ اظہار بنایا ہے جس سے ہندوستانی زبان کے ساتھ ساتھ ہندوستانی تمدن کو بھی جلا ملی۔ وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"منشی پریم چند ایک اعلیٰ درجے کے ناولسٹ تھے اور مشرقی تہذیب کے ہر پہلو سے پوری واقفیت رکھتے تھے۔ ان کے خیالات کی وسعت اور ان کے جذبات کی گہرائی قابل تعریف ہے۔ انھوں نے ہمارے تمدن کی ایک صحیح تصویر کھینچ کر ہمارے سامنے رکھ دی۔" (۱۲)

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

شیو کمار دیوی کا مضمون "منشی پریم چند مصورِ جذبات" بھی زمانہ کے اس پریم چند نمبر میں شامل ایک اہم مضمون ہے جو پریم چند کی تخلیقی زندگی کے اہم گوشوں سے آشنائی دلاتا ہے۔ اگرچہ یہ مضمون بھی عقیدت کا رنگ لیے ہوئے ہے تاہم مضمون نگار نے پریم چند کی تخلیقی زندگی کا بہترین تجزیہ بھی کیا ہے۔ وہ پریم چند کی افسانہ نگاری کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"مرحوم نے جو سرمایہ تصنیفات چھوڑا ہے اس میں کئی سو افسانے اور ناول ہیں۔ اگر ان کے ہر پہلو کو غور سے دیکھا جائے تو یہ ہر اعتبار سے افسانہ نویسی کے معیار پر پورا اتریں گے۔ اس معیار کو دو پہلوؤں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک صوری اور دوسرا معنوی۔ صوری معیار میں زبان، محاورہ اور طرز بیان شامل ہیں اور معنوی میں جذبات نگاری، واقعہ نگاری، منظر نگاری اور کردار نگاری ہیں۔ جذبات نگاری اور کردار نگاری میں تو مرحوم کو کمال حاصل تھا۔" (۱۳)

مجموعی طور پر اس خاص نمبر کے پہلے حصے میں شامل مضامین میں پریم چند کے سوانحی حالات کے ساتھ ساتھ ان کی ادبی زندگی کے محرکات اور ان کے ادبی کارناموں سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ اس حصے میں جو مضامین شامل کیے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تر ان مصنفین کے لکھے ہوئے جن کا پریم چند سے ذاتی تعلق تھا۔ اس تعلق کی وجہ سے اگرچہ یہ مضامین زیادہ تر یادداشتوں پر مشتمل ہیں تاہم ان یادداشتوں کے ذریعے پریم چند کی سوانح، خانگی زندگی اور سماجی معاملات سے بھی خاصی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

"زمانہ" کے پریم چند نمبر کا دوسرا حصہ پریم چند کی افسانہ نگاری پر تنقیدی مضامین پر مشتمل ہے۔ اردو افسانہ نگاری میں پریم چند کا شمار ایسے افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے جو اردو افسانے کے بنیاد گزار قرار پاتے ہیں۔ پریم چند کا اعجاز یہ ہے کہ انھوں نے اردو افسانے کے ابتدائی دور میں ہی اسے فن کی معراج پر پہنچا دیا۔ آج بھی اردو افسانے کی کوئی تاریخ پریم چند کے تذکرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اردو افسانے کی تنقیدی روایت میں کسی نقاد نے بھی پریم چند کو نظر انداز نہیں کیا۔ زمانہ کے پریم چند نمبر میں بھی ایک پورا حصہ پریم چند کی افسانہ نگاری پر تنقیدی مضامین کا ترتیب دیا گیا ہے۔ اس حصے میں پریم چند کے خود نوشت حالات سے ان کی افسانہ نگاری کے بارے میں نظریات و افکار تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ جن ناقدین کے تنقیدی مضامین شامل کیے گئے ہیں ان میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی (پریم چند افسانہ نگار کی حیثیت سے)، مسٹر ایل ایچ گاندھی (پریم چند کے آرٹ پر

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

ایک سرسری نظر)، اوپندر ناتھ اشک (پریم چند اور دیہات)، شریجت للت کمار (مل مزدور فلم کیسے بنی)، سید علی جواز زیدپوری (پریم چند کی زندگی اور تصانیف پر ایک نظر) شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس حصے میں پریم چند کی ناول نگاری پر بھی چند مضامین شامل ہیں جن میں پریم چند کے ناول از طالب الہ آبادی، پریم چند کا اپدیش از سید مقبول حسین، میدان عمل (تنقید) از مسٹر مالک رام اور گؤ دان (تنقید) از مسٹر مالک رام شامل ہیں۔

"زمانہ" کے پریم چند نمبر کے اس دوسرے حصے میں پہلا مضمون پریم چند کی خودنوشت سوانح سے ماخوذ ہے۔ اس مضمون میں پریم چند اپنے افسانہ نگاری کے فن کے حوالے سے وہ بنیادی امور بیان کرتے ہیں جن پر ان کی افسانہ نگاری کی بنیاد ہے۔ پریم چند کا شمار ایسے افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے جو افسانے کے فن سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ افسانے کو فنی معیار پر لے جانے کے لیے خاص کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ پریم چند نے اپنی خودنوشت سوانح میں اپنے فن افسانہ نگاری کے حوالے سے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے وہ افسانہ نگاری میں خاصی ریاضت کے قائل تھے۔ افسانے کو حقیقی معنوں میں افسانہ بنانے کے لیے وہ سخت محنت کرتے تھے اور اس وقت تک شائع کرانے کا نہ سوچتے تھے جب تک خود اس سے مطمئن نہ ہو جاتے۔ اپنے فن افسانہ نگاری کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

> "میں جب تک کوئی افسانہ اول سے آخر تک ذہن میں نہ جما لوں لکھنے نہیں بیٹھتا۔ کیرکٹروں کا اختراع اس اعتبار سے کرتا ہوں، کہ اس افسانے کے حسبِ حال ہوں۔ میں اس کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ افسانے کی بنیاد کسی پر لطف واقعہ پر رکھوں۔ اگر اسانے میں نفسیاتی کلائمکس وجود ہوں تو خواہ وہ کسی واقعہ سے تعلق رکھتا ہو، میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔" (۱۴)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو میں پریم چند شناسی کی روایت کا آغاز بھی پریم چند کے ہاتھوں ہی ہوا۔ انھوں نے نہ صرف افسانے لکھے بلکہ اپنے افسانوں کے بارے میں ایسے خیالات وافکار بھی پیش کیے جو آگے چل کر ناقدین کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنے۔ پریم چند کے ہاں افسانے کا مقصد نفسیاتی سطح پر بھی کچھ نہ کچھ کر دکھانا ہے۔ اگر افسانے میں سب کچھ موجود ہو لیکن وہ نفسیاتی سطح پر کوئی ہلچل پیدا نہ کرے تو اس کا لکھنا بے کار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے بقول وہ بعض اوقات مہینوں کوئی افسانہ نہ لکھتے تھے کیوں کہ واقعہ اور کیریکٹر تو مل جاتے تھے لیکن نفسیاتی بنیاد جس پر وہ افسانے کی عمارت کھڑی کرتے تھے وہ مشکل سے ملتی تھی (۱۵)۔ پریم چند کی خودنوشت سوانح سے ماخوذ افسانہ نگاری کے حوالے سے ان کے یہ خیالات ان کی افسانہ نگاری کی تفہیم میں خاصے معاون ثابت ہوتے ہیں۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

ماخذ تحقیقی مجلہ

مولانا عبد الماجد دریا آبادی کا مضمون "پریم چند افسانہ نگار کی حیثیت سے "پریم چند کی افسانہ نگاری کے حوالے سے اہم مضمون ہے۔ اس مضمون میں انھوں نے پریم چند کو ایک ایسے افسانہ نگار کے طور پر سامنے لانے کی کوشش کی ہے جو افسانہ نگاری کی دنیا میں داخل ہوتے ہی اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ ان کے معاصرین میں سے کوئی بھی ان کے مقام کو نہ پہنچ سکا۔ پریم چند کی افسانہ نگاری کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا عبد الماجد دریا آبادی اپنے اس مضمون میں لکھتے ہیں:

> " یہ نہیں کہ پریم چند سے پہلے کسی کو عام ڈھرے سے ہٹنے کا خیال ہی نہ آیا ہو۔ مستثنیات کس کلیہ میں نہیں ہوتے؟ اردو میں بعض با کمال یقیناً ایسے گزر چکے تھے، جن کا قلم ان بے اعتدالیوں اور عریانیوں سے بچ بچ کر چلا، اور جو زندگی کو زندگی سمجھے، شاعری کا مترادف نہیں سمجھے۔ لیکن ان کی کوششیں اور کاوشیں بس انہی کی ذات تک محدود رہیں۔ دریا میں پتھر آکر گرا، چکر بنا........ تلاطم ہوا........ لیکن آناً فاناً سب غائب، اور تھوڑی دیر میں سطح برابر! دھارے کا رخ پھیر نا وہ جتنا بھی سہی، پریم چند ہی کے نصیب میں آیا۔" (۱۶)

عبد الماجد دریا آبادی نے اس مضمون میں اگرچہ پریم چند کی افسانہ نگاری کو موضوع بنایا ہے، تاہم انھوں نے زیادہ توجہ ان کے عہد کے حالات کو سامنے لانے پر مرکوز رکھی ہے۔ اس کے علاوہ مضمون کا بیشتر حصہ پریم چند کی تخلیقات کے متن پر مشتمل ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون بھی پریم چند سے عقیدت کے اظہار کے لیے لکھا گیا ہے۔ پریم چند کی افسانہ نگاری کا جو تفصیلی جائزہ لیا جانا چاہیے تھا وہ اس مضمون میں نہیں لیا گیا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عبد الماجد دریا آبادی نے اس مضمون میں پریم چند کے ان کے انفرادی تخلیقی اوصاف کو بڑے احسن طریقے سے نمایاں کیا ہے جو ان کو معاصرین میں بلند مرتبے پر فائز کرتے ہیں۔

"منشی پریم چند کے آرٹ پر ایک سرسری نظر" اس خاص نمبر کا ایک اور مضمون ہے جو پریم چند کے افسانوی فن اور ناول نگاری کا اجمالی احاطہ کرتا ہے۔ یہ مضمون اگرچہ بہت مختصر ہے تاہم اس کے مصنف ایچ ایل گاندھی نے بڑی مہارت سے پریم چند کی مختلف تخلیقات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ منشی پریم چند نے اپنی زندگی میں اپنے افسانوی فن کو عروج تک پہنچایا تاہم وہ جس طرح عام آدمی کے مسائل کو افسانوں اور ناولوں میں بیان کرتے آئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی سماج کو ابھی ان کی مزید ضرورت تھی۔ بہت سے ایسے مسائل ہیں جو ہندوستانی سماج کو درپیش ہیں اور اس سماج کے لیے سوہان روح بنے ہوئے ہیں۔ اگر پریم چند،

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

ماخذ تحقیقی مجلہ

چند سال اور زندہ رہتے تو ان مسائل کی عکاسی سے جہاں ان کا فن افسانہ نگاری معراج کو پہنچتا وہاں عام آدمی کے مسائل کو سامنے لانے کا ذریعہ بھی بنتے۔ [۱۷]۔ اس مضمون میں مضمون نگار نے پریم چند کے افسانوی فن کا فکری جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ان کے اسلوب نگارش کو بھی موضوع بحث بنایا ہے۔

اردو کے افسانوی ادب میں جس طرح دیہات کو پریم چند نے برتا ہے، کسی اور نے اس طرح نہیں برتا۔ پریم چند کے ناولوں اورافسانوں میں دیہاتی زندگی کی عکاسی بھرپور انداز میں ملتی ہے۔ انھوں نے دیہاتی لوگوں کے طرز معاشرت کو اپنی کہانیوں کا موضوع بنایاہے۔ دیہات میں بسنے والوں کے مسائل اور سماجی معاملات پر ان کی کہانیوں کی بنیادیں استوار نظر آتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں اورناولوں کا مطالعہ کرتے ہوئے دیہات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ پریم چند پر لکھی گئی تنقید میں بھی اس نکتے کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیاہے۔ بہت سے ناقدین ایسے ہیں جنھوں نے پریم چند کے افسانوی ادب میں دیہات کی پیش کش کو موضوع بحث بنایاہے۔ انھی میں ایک نام اوپندر ناتھ اشک کا بھی ہے۔"زمانہ" کے پریم چند نمبر میں شامل ان کا مضمون "پریم چنداور دیہات" اپنے موضوع کا بھرپور احاطہ کرتاہے۔ پریم چند کی دیہات سے گہری وابستگی تھی ۔ اس وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے اوپندر ناتھ اشک اس مضمون میں لکھتے ہیں:

> "پریم چند کی یاد آتے ہی میرے سامنے دیہات کی تصویر کھینچ جاتی ہے۔اور گو مجھے ان کے نزدیک رہنے اوراس بات کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا کہ وہ اپنے طرزِ رہائش میں کس حد تک دیہاتی تھے۔ لیکن ان کے خطوط کو پڑھ کر ان کے زندہ جاوید ادبی کارناموں کو دیکھ کر ان کا مطالعہ کر کے میں اس کے سوائے کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتا کہ دیہات کی روح ان کے رگ وریشہ میں بسی ہوئی تھی۔" [۱۸]

اوپندر ناتھ اشک کا انداز تنقید خاصا منفرد اور مدلل ہے ۔ وہ کسی دعویٰ کو بے سروپا سامنے لانے کے بجائے دلیل سے کام لیتے ہیں۔ پریم چند کے حوالے سے انھوں نے جو دیہات کا ذکر کیاہے وہ اس کی ٹھوس وجوہات بھی سامنے لاتے ہیں۔ ان کے نزدیک پریم چند کی دیہات سے وابستگی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ اس حقیقت سے آشنا ہو چکے تھے کہ ہندوستان کا زیادہ طبقہ دیہاتی ہے، جب تک دیہات کے مسائل حل نہیں ہوں گے، دیہاتی لوگوں کے دلوں میں آزادی کی شمع روشن نہیں ہوگی اور دیہاتی لوگوں کو ترقی کی راہ پر گامزن نہیں کیاجائے گا تب تک ہندوستان کی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ [۱۹]۔ اوپندر ناتھ اشک نے اس مضمون میں پریم چند کی ان

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29
ماخذ تحقیقی مجلہ

کہانیوں کو خاص طور پر موضوع بحث بنایا ہے جو انھوں نے دیہات کے بارے میں لکھی ہیں۔ اس ضمن میں انھوں نے اس مضمون میں مختلف عنوانات قائم کیے ہیں۔ پریم چند کے گاؤں، دیہات کے موسم، دیہاتی اوران کی زبوں حالی، دیہاتی جونکیں، آدرش گاؤں، پریم چند کا کنج عافیت نمایاں موضوعات ہیں۔ اوپندر ناتھ اشک نے پریم چند کی تحریروں میں دیہات اور دیہاتیوں کی پیش کش کا کھوج لگاتے ہوئے دیہات میں بسنے والے ان طبقات کو بھی تلاش کیا ہے جن کو پریم چند نے اپنی کہانیوں کا موضوع بنایا ہے۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

"پریم چند کے دیہات کے بھولے بھالے مفلس اور قلاش قرض کے بوجھ سے دبے ہوئے، رسم ورواج کے پابند، دھرم اور دین کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے، آن کی خاطر مر مٹنے والے، بے بس اور مظلوم دیہاتی ہیں۔ وہ گناہ کرتے ہیں لیکن ان کا گناہ بھی مجبوری کا دوسرا نام ہے۔ اور وہ گناہ کی تلخیوں سے پاک ہے۔ بلکہ اس میں ان کی سادہ لوحی ٹپکتی ہے۔ اس لیے ان کے گناہ دیکھ کر غصہ کے بجائے رحم آتا ہے۔" (۲۰)

اوپندر ناتھ اشک نے اس مضمون میں پریم چند کی افسانوی تخلیقات میں دیہات کو کئی حوالوں سے دکھانے کی کوشش کی ہے۔ ان کے خیال میں دیہات پریم چند کے شعور میں بستا تھا۔ وہ دیہات کے باسی ہونے میں عافیت محسوس کرتے تھے۔ دیہات سے انھیں جو انس تھا، اس نے ان کی تخلیقی زندگی کو بھی خاصا متاثر کیا۔ پریم چند نے اپنے افسانوں اور ناولوں میں دیہات کو جس طرح برتا اس پر بات کرتے ہوئے اوپندر ناتھ اشک لکھتے ہیں:

"دیہات کی .... پریم چند نے دو تصاویر کھینچی ہیں۔ ایک حقیقی ہے دوسری آدرش۔ حقیقی تصویر گ ؤ دان میں ملتی ہے اور آدرش گوشہ عافیت میں۔ دیہات کی اسی آدرش تصویر میں انھوں نے اپنے لیے ایک کٹیا بھی بنالی تھی ورما ندی کے کنارے، شہر اور اس کی چل پوں سے دور حاجی پور میں یہ کٹیا بنی ہوئی ہے۔" (۲۱)

اوپندر ناتھ اشک کا یہ مضمون پریم چند اور دیہات کے تعلق کو نمایاں کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مضمون نگار کا انداز بیان مدلل اور تحقیقی ہے جس کی وجہ سے وہ درست نتائج سامنے لانے میں کامیاب رہے ہیں۔ پریم چند کے افسانوں اور ناولوں میں دیہات کی متنوع زاویوں سے پیش کش کا کھوج لگانے اور قارئین کو ان کے افسانوں اور ناولوں کے دیہاتی پس منظر سے روشناس کرانے کے حوالے سے اس مضمون کی خاص اہمیت ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29
ماخذ تحقیقی مجلہ

"زمانہ" کے پریم چند نمبر میں شامل ایک مضمون "پریم چند کی زندگی اور تصنیفات پر ایک نظر" کے عنوان سے سید علی جواد زیدی کا لکھا ہوا ہے۔ اس مضمون میں انھوں نے پریم چند کے حالاتِ زندگی اور ان کی ادبی تخلیقات کا اجمالی جائزہ پیش کیا ہے۔ اس مضمون میں انھوں نے تفصیل سے بحث کرتے ہوئے پریم چند کے افکار و نظریات کی تفہیم بڑے احسن طریقے سے کی ہے۔ سید علی جواد زیدی کے نزدیک ہر بڑے ادیب کی طرح پریم چند کی تخلیقات میں ان کی زندگی جھلکتی نظر آتی ہے۔ انھوں نے جو کچھ لکھا وہ جگ بیتی کے ساتھ ساتھ ان کی اپنی زندگی کی بھی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے (۲۲) یہی پریم چند کی عظمت ہے کہ انھوں نے خود کو ایک عام انسان کے درجے پر لا کر اپنی تخلیقات میں سمویا ہے۔ سید علی جواد زیدی نے پریم چند کی تخلیقات کا جائزہ لیتے ہوئے ان کے عہد اور خاص طور پر ان کے عہد کی سیاسی تحریکوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا ہے۔ وہ پریم چند پر ان سیاسی تحریکوں کے اثرات کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "پریم چند پر سیاسی تحریکوں کا زبردست اثر پڑا تھا۔ وہ ملک کی سیاسی تحریکوں سے اس قدر متاثر ہوئے تھے کہ سرکاری ملازمت بھی ترک کر دی تھی۔ اس طرح ملکی تحریکوں کا اثر انکی تحریروں میں صاف طور سے نمایاں ہے۔"(۲۳)

سید علی جواد زیدی کا یہ مضمون اردو میں پریم چند شناسی کی روایت کی ایک اہم کڑی قرار دی جاسکتی ہے۔ انھوں نے اس مضمون میں پریم چند کی حیات اور ان کی تصانیف کے متعدد گوشوں سے آگاہی دلائی ہے جو پریم چند کے افکار و نظریات اور ان کی ادبی زندگی کی تفہیم میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

افسانوں کے علاوہ "زمانہ" کے اس پریم چند نمبر میں کچھ مضامین پریم چند کی ناول نگاری پر بھی ہیں۔ ان مضامین میں پہلا مضمون "سید طالب علی صاحب" کا مضمون ہے جس کا عنوان "منشی پریم چند کے ناول" ہے۔ اس مضمون میں انھوں نے پریم چند کی ناول نگاری کا بڑے بسیط انداز میں جائزہ لیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پریم چند کے ناول فکری معیار کی بلندی کے ساتھ ساتھ فنی حوالے سے بھی خاصے کی چیز ہیں۔ پریم چند کے ناولوں خاص طور پر گؤدان کے بارے میں ان کی رائے یہ ہے کہ اس کی زبان، طرز بیان، فنی خوبیاں اور اثر انگیزی گہرے مطالعے کی متقاضی ہیں (۲۴)۔ مجموعی طور پر اس مضمون میں انھوں نے پریم چند کے مختلف ناولوں پر خاصی سیر حاصل تنقیدی بحث کرکے ان کے خصائص اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ پریم چند کے ناولوں کا جائزہ لیتے ہوئے انھوں نے

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29
ماخذ تحقیقی مجلہ

غیر جانبدارانہ انداز اختیار کیا ہے۔ اگر کہیں کوئی کمی نظر آئی ہے تو اس کے ذکر سے بھی دریغ نہیں کیا۔ پریم چند کی ناول نگاری کی تفہیم کے لیے یہ مضمون بھی خاصا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

"منشی پریم چند کا اپدیش" کے عنوان سے ایک مضمون سید مقبول حسین کا لکھا ہوا ہے۔ یہ مضمون بھی پریم چند کی ناول نگاری کے حوالے سے خاصا اہم ہے۔ اس مضمون کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مضمون نگار نے پریم چند کے کئی ناولوں کا تقابلی جائزہ انگریزی ناولوں سے کیا ہے اور انگریزی ناولوں کے مقابلے میں پریم چند کی ناول نگاری کو بہترین قرار دیا ہے۔ اس مضمون کے دوسرے حصے میں مضمون نگار نے پریم چند کی ناول نگاری میں پائے جانے والے اصلاحی پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ اس طرح دیگر کئی عنوانات کے تحت انھوں نے پریم چند کی ناول نگاری کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔

"زمانہ" کے پریم چند نمبر میں پریم چند کی ناول نگاری کے حوالے سے مالک رام کا ایک اہم مضمون "میدان عمل، منشی پریم چند کے آخری اردو ناول پر ایک نظر" کے عنوان سے شامل ہے۔ اگرچہ پریم چند کا آخری ناول گؤدان ہے جو ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا تھا تاہم جب یہ مضمون لکھا گیا تھا اس وقت تک پریم چند کا شائع ہونے والا آخری ناول "میدان عمل" ہی تھا۔ اسی لیے مضمون نگار نے اس مضمون میں اسے آخری ناول شمار کیا ہے۔

مالک رام اس مضمون میں پریم چند کے ناول "میدان عمل" کو موضوع بحث بناتے ہیں۔ وہ اس ناول کو ایک ایسے ناول کے طور پر سامنے لاتے ہیں جس میں سیاسی عکاسی نمایاں ہے جب کے اس سے قبل پریم چند کے ناول اصلاحی حوالے سے خاصی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس ناول پر بات کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

> "منشی پریم چند کے پہلے ناولوں کا خاص مقصد ہماری سماجی امراض کی تشخیص اور ان کا علاج تجویز کرنا تھا۔ چونکہ انھیں خود بھی زمانہ کے سرد و گرم اور نشیب و فراز کا کافی تجربہ تھا اس لیے ان کی تشخیص و نسخہ دونوں کی صحت میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ میدان عمل میں معاشرتی سے زیادہ سیاسی پہلو نمایاں ہے۔" (۲۵)

"زمانہ" کا یہ خاص نمبر چوں کہ پریم چند کی وفات کے بعد شائع کیا گیا ہے تو اس کا مقصد پریم چند کی ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا تھا اس لیے اس کے آخری حصے میں بہت سے شعرا کا وہ منظوم کلام بھی شامل کیا گیا ہے جس میں انھوں نے پریم چند کی ادبی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اگرچہ اس خاص نمبر میں پریم چند کی حیات اور ان کے افکار و نظریات کے حوالے سے متعدد مضامین شامل کیے گئے ہیں

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

ماخذ تحقیقی مجلہ

تاہم اکثر مضامین عقیدت کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ مضمون نگاروں نے زیادہ تر پریم چند سے اپنی عقیدت کا ثبوت دیا۔ تاہم کچھ مضامین ایسے بھی جن میں حقیقی معنوں پر یم چند کی ادبی تخلیقات پر تنقیدی بحث کی گئی ہے۔ اردو میں پریم چند شناسی کی روایت میں "زمانہ "کا یہ خاص نمبر بنیاد کا کردار ادا کرتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ مانک ٹالا، ضمیمہ، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر،کانپور، فروری، ۱۹۳۸ء،ص ۱۰

۲۔ مانک ٹالا، ضمیمہ، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۳

۳۔ مانک ٹالا، ضمیمہ، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۳

۴۔ منشی دیانارائن، سوانح پریم چند، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۶

۵۔ منشی دیانارائن، سوانح پریم چند، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۶-۱۷

۶۔ مسز پریم چند، پریم چند اور مسز پریم چند، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۶۲

۷۔ پیارے لال شاکر، منشی پریم چند کی یاد میں، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۶۳

۸۔ بابو لال کرشن، منشی پریم چند ایک ہم سبق کی نگاہ میں، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۷۰-۷۱

۹۔ جگر بریلوی، منشی پریم چند کی ادبی خدمات، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۰۶

۱۰۔ جگر بریلوی، منشی پریم چند کی ادبی خدمات، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۰۶-۱۰۷

۱۱۔ جگر بریلوی، منشی پریم چند کی ادبی خدمات، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۰۸

۱۲۔ رام پرشاد کھوسلا، پریم چند اور ہندوستانی زبان، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۱۰

۱۳۔ شیو کمار دیوی، منشی پریم چند: مصور جذبات، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۸۹

۱۴۔ پریم چند، خود نوشت، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۷۳

۱۵۔ پریم چند، خود نوشت، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۷۴

۱۶۔ عبدالماجد دریابادی، پریم چند افسانہ نگار کی حیثیت سے، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۷۶

۱۷۔ ایچ ایل گاندھی، منشی پریم چند کے آرٹ پر ایک سرسری نظر، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۸۹

۱۸۔ اوپندر ناتھ اشک، پریم چند اور دیہات، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۹۰

۱۹۔ اوپندر ناتھ اشک، پریم چند اور دیہات، مشمولہ، زمانہ، پریم چند نمبر، ص ۱۹۰

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-29

۲۰۔ اوپندر ناتھ اشک ، پریم چند اور دیہات، مشمولہ ، زمانہ ، پریم چند نمبر، ص ۱۹۴
۲۱۔ اوپندر ناتھ اشک ، پریم چند اور دیہات، مشمولہ ، زمانہ ، پریم چند نمبر، ص ۲۰۰
۲۲۔ سید علی جواد زیدی ، پریم چند کی زندگی اور تصنیفات پر ایک نظر، مشمولہ ، زمانہ ، پریم چند نمبر، ص ۲۰۸
۲۳۔ سید علی جواد زیدی ، پریم چند کی زندگی اور تصنیفات پر ایک نظر، مشمولہ ، زمانہ ، پریم چند نمبر، ص ۲۲۷
۲۴۔ سید طالب علی، منشی پریم چند کے ناول ، مشمولہ ، زمانہ ، پریم چند نمبر، ص ۲۴۷
۲۵۔ مالک رام ، پریم چند کا آخری اردو ناول، مشمولہ ، زمانہ ، پریم چند نمبر، ص ۲۸۳